یومِ عاشوراء اور اس کے روزے کی فضیلت

www.ahlulathar.net

یومِ عاشوراء یعنی دسویں محرم الحرام کو روزہ رکھنا مستحب (سنت) ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس دن خود روزہ رکھا اور اپنی امت کو بھی اس کی ترغیب دلائی اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

<u>پہلا مسئلہ: یومِ عاشوراء کے روزے کی وجہ واقعہ کربلا نہیں ہے</u>

یومِ عاشوراء کے روزے کا تعلق نہ تو حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے اور نہ ہی واقعہ کربلا سے اس کا کوئی تعلق ہے کیونکہ یہ واقعہ تو ۶۱ھ میں ہوا یعنی نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً ۵۰ سال بعد، اور اسلام کی تکمیل نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی اس آیت کے نزول کے ساتھ ہو چکی تھی:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

(آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا ہے اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا) (سورۃ المائدۃ: ۳)

امام مالک رحمہ اللہ اس آیت کی روشنی میں کہتے ہیں: **فما لم يكن يومئذ دينا، لا يكون اليوم دينا** (جو اس دن (یعنی اس آیت کے نزول کے دن) دین نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتا)۔ (اسے امام الشاطبیؒ نے الاعتصام میں ذکر کیا ہے)۔
چنانچہ محرم اور عاشوراء کے نام پر ماتم کرنا، جلوس، اکھاڑے، تعزیئے اور سیپر نکالنا، کھچڑا اور شیرنی پکانا یا خاص مجلسوں کا اہتمام کرنا جن میں حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے قصے بیان کر کے صحابہ کرام کو ھدفِ طعن بنانا ان جیسی چیزون کا اسلام سے کچھ لینا دینا نہیں بلکہ یہ بدترین قسم کے بدعات اور خرافات ہیں۔

<u>دوسرا مسئلہ: عاشوراء کا روزہ کیوں رکھا جاتا ہے</u>

کیوں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور رکھنے کا حکم دیا اور اس کا سبب ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا ؟ قَالُوا : هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ ، هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى، قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

(نبی ﷺ جب مدینہ تشریف لائے، اور یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے دیکھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ [روزہ] کیوں رکھتے ہو؟) تو انہوں نے کہا: "[اس لئے کہ] یہ اچھا دن ہے، اس دن میں اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (یعنی فرعون) سے نجات دلائی تھی، تو موسی [علیہ السلام] نے روزہ رکھا" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں موسی [علیہ السلام] کیساتھ تم سے زیادہ تعلق رکھتا ہوں) تو آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا، اور روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا)۔ (بخاری: ۱۸۶۵)

تیسرا مسئلہ: عاشوراء کے روزے کی کیا فضیلت ہے؟

روزے کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ "

(مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا، اور مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ یومِ عاشوراء کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا)۔ (مسلم: ۱۱۶۲)

چوتھا مسئلہ: کیا اس سے مراد ہر بڑے چھوٹے گناہ ہیں یا صرف صغائر (چھوٹے گناہ) معاف ہوتے ہیں

عاشوراء کے روزے سے صرف صغیرہ (چھوٹے) گناہ مٹتے ہیں، جبکہ کبیرہ گناہوں کیلئے خصوصی توبہ کی ضرورت ہو گی۔
امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، جبکہ عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے، اسی طرح جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے تو اسکے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔۔۔ مذکورہ تمام اعمال گناہوں کو مٹانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اور چنانچہ اگر کوئی صغیرہ گناہ موجود ہوا تو وہ مٹ جائے گا، اور اگر صغیرہ یا کبیرہ کوئی بھی گناہ نہ ہوا تو اس کے بدلے میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور درجات بلند کر دیئے جائیں گے، اور اگر کوئی ایک یا متعدد کبیرہ گناہ ہوئے، لیکن کوئی صغیرہ گناہ نہ پایا گیا، تو ہمیں امید ہے کہ ان کبیرہ گناہوں میں کچھ تخفیف ہو جائے گی" انتہی (المجموع شرح المهذب جلد ۶ ص ۴۳۲)

پانچواں مسئلہ: عاشوراء سے ایک دن پہلے تاسوعاء (۹ محرم) کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے

روى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قال : حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ : جب نبی کریم ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ خود بھی رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا تو صحابہ کرام انہیں کہنے لگے یہودی اور عیسائي تو اس دن کی تعظیم کرتے ہیں !

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئندہ سال ہم ان شاءاللہ نو محرم کا روزہ رکھیں گے ،ابن عباس رضي اللہ تعالی کہتے ہیں کہ آئندہ سال آنے سے قبل ہی رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی)۔(صحیح مسلم :۱۹۱۶)

چھٹا مسئلہ : کیا صرف ۱۰ محرم کو روزہ رکھا جاسکتا ہے ؟

جی ہاں۔اور یہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ اللہ کے رسول نے ۱۰ محرم کو روزہ رکھا مگر ۹ اور ۱۰ دونوں دن رکھنا زیادہ افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ نے یہودیوں کی مخالفت میں ۹ محرم کو بھی روزہ رکھنے کا آئندہ سال ذکر کیا مگر آپ ﷺ کی وفات اس سے پہلے ہی ہوگئی۔امام مرداوی کہتے ہیں: لا يكره إفراد العاشر بالصيام على الصحيح من المذهب (صحیح مسلک کے مطابق صرف دس محرم کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں) (الانصاف ج۳ ص۳۴۶)

ساتواں مسئلہ : محرم الحرام میں کیا اور نفلی روزے رکھے جاسکتے ہیں ؟

جی ہاں، رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں۔اس لئے اس مہینے میں کثرت سے روزہ رکھا جاسکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:أفضلُ الصيامِ ، بعدَ رمضانَ ، شهرُ اللهِ المحرمِ

رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے محرم الحرام کے ہیں(صحیح مسلم :۱۱۶۳)

آٹھواں مسئلہ : جو تاسوعاء(۹ محرم)کا روزہ نہ رکھ سکا کیا وہ یہودیوں کی مخالفت میں عاشوراء کے ساتھ ۱۱ محرم کا روزہ رکھے ؟

جی ہاں، مگر ۹ محرم کو رکھنا ۱۱ محرم کے اضافے سے بہتر ہے (فتاویٰ ارکان الاسلام ،از شیخ محمد بن صالح العثیمین ص ۴۹۱)

جمع و ترتیب :ابو مریم اعجاز احمد